گڈ لائف ٹی بی
ڈاٹ پراجیکٹ کو

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی جانب سے سراہا گیا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے ٹی بی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر کنٹ لونارتھ نے پاکستان میں ٹی بی کی روک تھام کے بارے میں کہا ہے۔ ٹی بی کی روک تھام کے حوالے سے جاری منصوبے میں پاکستان میں ڈیڑھ سال کے عرصے میں کافی بہتری آئی ہے۔ گڈ لائف ٹی بی ڈاٹ پراجیکٹ، سبز ستارہ سوشل مارکیٹنگ، نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام،

''گڈ لائف ٹی بی ڈاٹ''، نیشنل ٹی بی پروگرام اور منسٹری آف ہیلتھ کے اشتراک سے ٹی بی کے امراض میں کمی لانے کیلئے معاشرے میں سرگرم عمل ہے

ڈبلیو ایچ او کے نمائندے ڈاکٹر نٹ لونارتھ کا ٹی بی ورکشاپ میں خطاب

وزارت صحت اور پرائیوٹ پارٹنر شپ کے تعاون سے مکمل ہوا۔ اس کے علاوہ بہتر علاج و معالجہ کی سہولت دینے کیلئے سٹاف کو تربیت بھی دی گئی سب سے پہلے دو شہروں کو ٹارگٹ کیا گیا۔ لیکن بعد میں ناقابل یقین کامیابیاں حاصل ہونے کے بعد مزید پانچ شہروں پر توجہ مرکوز کی گئی۔

ڈاکٹر عبدالخلیق نے کہا کہ تقریباً ٹی بی کے 17992 کیس رجسٹر ہوئے۔ نوے فیصد تک ان کیسوں میں کامیابی حاصل ہوئی پانچ شہروں میں 933 کلینک فرنچائز ہوگئے۔ جبکہ 987 پرائیوٹ پریکٹیشنز کو تربیت دی گئی 1800 افراد جن میں سٹاف ممبران، رضاکارانہ طور پر بھی کام کرنے والوں کو ٹی بی کے مرض کے متعلق علاج معالجہ کی تربیت دی گئی۔ 5224 مریضوں کا علاج کیا گیا جو ایک صحت مند زندگی گزار رہے ہیں۔ فیز ون میں ٹی بی کے منصوبے میں کامیابی کے بعد فیز ٹو میں 2.1 ملین ڈالر کے معاہدے پر دستخط کیے گئے۔ فیز ٹو کا منصوبہ دسمبر 2008ء کے آخر میں مکمل ہوگا۔ انہوں نے اپنے بیان میں لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ ٹی بی کے مرض سے گھبرانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اب اس مرض کا علاج موجود ہے اور سو فیصد اس کے رزلٹ حاصل ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالخلیق کے مطابق کھانسی، نزلہ، زکام اور نمونیہ جیسے کیسوں میں فوری معالج کے پاس جانا چاہئے تاکہ مرض بڑھنے سے رک سکے اور ٹی بی جیسے موذی مرض کو ابتداء سے ہی روکا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ بہتر طرز زندگی ہی ان بیماریوں سے بچنے کا واحد ذریعہ ہے کہ کھانے پینے اور رہنے سہنے کے انداز کو بدلا جائے۔ بے شک غربت پاکستانی معاشرے کا المیہ ہے لیکن کم وسائل میں بھی بہتر زندگی گزارنے کی سعی کرنی چاہئے۔ مرغن غذاؤں کے ساتھ ترش چیزوں سے پرہیز زندگی کو بڑھانے کی ضمانت ہے۔